وقت کی اہمیت

وقت اللہ کی دی گئی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ انسان کی زندگی میں سب سے قیمتی چیز ہے، کیونکہ جو وقت گزر جائے، وہ کبھی واپس نہیں آتا۔ وقت کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کا صحیح استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔

اگر ہم وقت کو ضائع کریں گے تو اس کے نتائج بہت نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ طالب علم کے لیے وقت کی پابندی کامیابی کی ضمانت ہے۔ کسان کے لیے فصل کا وقت بہت اہم ہوتا ہے، اگر وہ وقت پر کاشت نہ کرے تو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح تاجر کے لیے وقت پر معاہدے پورے کرنا کامیابی کی کنجی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ وقت کو ضائع کرنے کے بجائے اس کا استعمال مثبت کاموں میں کریں۔ ہر کام کے لیے وقت مقرر کریں اور اس پر عمل کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھائی ہے، جو وقت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

وقت کی قدر کرنا ایک کامیاب زندگی کا راز ہے۔ ہمیں اپنی زندگی کو منظم کرنے کے لیے وقت کا صحیح استعمال سیکھنا چاہیے۔ وقت کی قدر کرنے والا انسان ہمیشہ ترقی کرتا ہے، دوسروں کے لیے مشعلِ راہ بنتا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

LAST HOPE STUDY

علم کے فائدے

علم انسان کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔ علم کا مطلب ہے کسی چیز کو جاننا اور سمجھنا۔ یہ انسان کو اچھا انسان بناتا ہے اور زندگی کے مسائل کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ علم حاصل کرنے سے ہم زندگی کے مقصد کو پہچان سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

تعلیم کی روشنی انسان کو اندھیروں سے نکالتی ہے۔ علم کی وجہ سے ہم اچھے فیصلے کرتے ہیں اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔ جو قومیں علم حاصل کرتی ہیں وہ ہمیشہ ترقی کرتی ہیں۔ علم ہماری سوچ کو وسیع کرتا ہے اور ہمیں دنیا کے بارے میں آگاہی دیتا ہے۔ یہ ہمیں دوسرے لوگوں کی قدر کرنا سکھاتا ہے۔

LAST HOPE STUDY

علم سے ہمیں روزگار کے مواقع ملتے ہیں۔ تعلیم یافتہ انسان اچھے کام کرتا ہے اور معاشرے کی خدمت کرتا ہے۔ علم ہمیں اچھی عادات سکھاتا ہے اور برے کاموں سے بچاتا ہے۔ علم ہمیں وقت کی قدر کرنا سکھاتا ہے اور زندگی کو بامقصد بناتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم محنت سے تعلیم حاصل کریں۔ اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور دوسروں کو بھی علم حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔ علم کے بغیر زندگی بے معنی ہے۔ ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لیے علم کو اپنا ہتھیار بنانا چاہیے تاکہ ہم ایک مضبوط اور خوشحال قوم بن سکیں۔

اتفاق

اتفاق ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ اتفاق کا مطلب ہے مل جل کر رہنا اور کام کرنا۔ جب لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں تو کامیابی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ اتفاق سے دشمن بھی ہار مان لیتے ہیں۔ ہماری تاریخ میں بہت سی مثالیں ہیں جہاں اتفاق نے کامیابی دلائی اور قوموں کو ترقی دی۔

اتفاق سے محبت بڑھتی ہے اور نفرت ختم ہوتی ہے۔ خاندان، معاشرہ اور ملک تب ہی ترقی کرتے ہیں جب ان کے لوگ متحد ہوں۔ اتفاق میں برکت ہے اور اختلاف میں نقصان۔ اتفاق کا مطلب صرف ایک ساتھ کام کرنا نہیں بلکہ دوسروں کی مدد کرنا اور مشکلات میں ساتھ دینا بھی ہے۔

LAST HOPE STUDY

اگر ہم مل کر کام کریں تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اختلافات سے بچنا چاہیے اور ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اتحاد اور اتفاق ہی ترقی کی بنیاد ہیں۔ ہمیں دوسروں کے خیالات کو اہمیت دینی چاہیے اور ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرنا چاہیے تاکہ سب ساتھ مل کر آگے بڑھ سکیں۔

ہمیں اپنے گھروں، سکولوں اور معاشرے میں اتفاق پیدا کرنا چاہیے۔ دوسروں کی بات سہنی چاہیے اور احترام کرنا چاہیے۔ اتفاق سے معاشرہ خوبصورت بنتا ہے۔ اگر ہم متحد ہوں گے تو ہماری قوم مضبوط اور خوشحال ہو گی اور ہمیں دنیا میں عزت ملے گی۔

آلودگی

آلودگی ہمارے ماحول کے لیے ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔ آلودگی کا مطلب ہے ماحول کو گندا کرنا یا خراب کرنا۔ یہ ہماری صحت اور زندگی کے لیے نقصان دہ ہے۔ آلودگی کی مختلف اقسام ہیں، جیسے فضائی آلودگی، پانی کی آلودگی اور زمین کی آلودگی۔

گاڑیوں اور کارخانوں سے نکلنے والا دھواں فضائی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ گندہ پانی پینے سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ کچرے کے ڈھیر زمین کو آلودہ کرتے ہیں اور بدبو پیدا کرتے ہیں۔ شور کی آلودگی ہماری زندگی پر منفی اثر ڈالتی ہے، جو سکون اور صحت کو متاثر کرتی ہے۔

ہم سب کو چاہیے کہ آلودگی کم کرنے کے لیے اقدامات کریں۔ درخت لگائیں اور صفائی کا خیال رکھیں۔ کچرے کو ٹھکانے لگائیں اور پانی کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ آلودگی کے خاتمے کے لیے عوام کو اس کے نقصانات کے بارے میں آگاہ کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ہر فرد اپنی ذمہ داری سمجھ سکے۔

حکومت کو بھی آلودگی کم کرنے کے لیے مضبوط اقدامات کرنے چاہییں۔ صاف ماحول صحت مند زندگی کی ضمانت ہے۔ ہمیں اپنے ماحول کو صاف رکھنے کے لیے ایک ذمہ دار شہری بننا ہوگا تاکہ ہماری آنے والی نسلوں کے لیے زمین محفوظ اور خوبصورت رہے۔

زندگی ہے مختلف جذبوں کی ہمواری کا نام // آدمی ہے شلجم اور گاجر کی ترکاری کا نام
علمِ الماری کا، مکتب چار دیواری کا نام // ململ اک لٹھا ہے، مومن خان پنساری کا نام

یہ اشعار سید ضمیر جعفری کی نظم سے لیے گئے ہیں جو انھوں نے مزاحیہ انداز سے لکھی۔ شاعر کہتا ہے کہ زندگی کا اصل مقصد مختلف جذبات کا حامل ہونا ہے۔ اگر انسان جذبات سے عاری ہے تو اس کی حیثیت گاجر مولی سے زیادہ نہیں ہے۔ جیسے مختلف سبزیاں پیدا ہوئیں اور وہ پکانے کے کام آگئیں۔ اس طرح انسان کی زندگی کا مقصد کچھ اور ہے۔ اگر وہ عشق و محبت جیسے پاکیزہ جذبوں سے مزین ہے تو ہی اس کی زندگی ہے ورنہ دنیا میں آئے اور بے کار زندگی گزار کے چلے گئے۔
اس شعر میں شاعر طنزیہ انداز میں کہتا ہے کہ آج بہت ساری چیزیں محض رسمی سی رہ گئیں ہیں۔ جیسے کتابیں صرف الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں اور مکتب صرف عمارت کا نام ہے جب کہ ان کے فوائد کو ہم پوری طرح حاصل نہیں کر رہے۔ جس طرح آج کے بچے ململ کے معنی پر اکتفا کرتے ہوئے اسے ایک کپڑا سمجھتے ہیں یا حکیم مومن خان کو حکیم کی وجہ سے محض ایک پنساری خیال کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 12: درج ذیل اشعار کی تشریح لکھیں۔ (15 نمبر)

تھی قحط سے پائمال خلقت // اس مینھ سے ہوئی نہال خلقت

اے صاحبو! قوم کی خبر لو // قطروں کا سا اتفاق کر لو

:شعر نمبر 1

اس شعر میں شاعر ہمیں مل کر رہنے کا سبق دے رہے ہیں۔ اتفاق میں بہت برکت ہے۔ جس قوم کو بھی اتحاد کی یہ نعمت نصیب ہو گئی وہ کامیابی کا رستہ پا گئی۔ شاعر نے اس شعر میں بارش کی مثال دی ہے کہ کس طرح قطرہ قطرہ پانی کا اکٹھا ہو کر بادل کی شکل اختیار کرتا ہے اور پھر جب یہ پانی ہوا میں اکٹھا ہوتا ہے تو بارش کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ یہ بارش ہی ہے جو قحط اور خشک سالی میں گھری ہوئی مخلوق کے چہرے پر خوشی کے رنگ بکھیرتی ہے۔ اگر ہم اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر لیں تو خورشید مبین بن سکتے ہیں۔

:بقول شاعر

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین

ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

:شعر نمبر 2

اس شعر میں شاعر قوم کو نصیحت کر رہا ہے کہ وہ پانی کے قطرے جو مل کر بادل کی صورت میں برستے ہیں، ان سے اتفاق و اتحاد کا سبق ملتا ہے۔ قوم کو چاہیے کہ ان سے سبق حاصل کرے۔ وہ رہنماؤں کو تلقین کرتے نظر آتے ہیں کہ وہ قوم کی رہنمائی کریں تاکہ قوم بارش کے قطروں کی طرح آپس میں مل کر رہے۔ اگر اس وطن کی ترقی کے لیے کام کرنا ہے تو ہمیں ایک رہنا ہو گا۔

:بقول شاعر

دلوں میں حب وطن ہے اگر تو ایک رہو

نکھارنا یہ چمن ہے اگر تو ایک رہو

اتفاق ایک بہت بڑی دولت ہے۔ جب ہم بحیثیت قوم ایک ہو کر رہیں گے تو کسی دشمن کو یہ جرات نہیں ہو گی کہ وہ ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھے۔

علم الماری کا، مکتب چار دیواری کا نام // ملٹن اک لٹھا ہے، مومن خان پنساری کا نام

بات تو جب ہے بدل جائے سرشت انسان کی // یوں تو لکھ دو اونٹ پر لاری کا نام

شاعر ضمیر جعفری اس شعر میں ہلکے پھلکے انداز میں عوام الناس کی تعلیم سے دوری اور کم فہمی پر چوٹ کر رہے ہیں۔ علم محض سکول و کالج کی عمارتوں یا الماری میں بند کتابوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ لوگوں نے عام استعمال کی روزمرہ اشیاء کے نام مشہور شعراء و مصنفین کے ناموں پر رکھنا شروع کر دیے ہیں۔ انھیں اس سے غرض نہیں کہ جان ملٹن مشہور انگریزی شاعر ہے یا مومن خان مومن اردو ادب کا مایہ ناز نام ہے، لوگوں کو بس یہی معلوم ہے کہ ملٹن ایک مارکہ ہے جس کا لٹھا مشہور ہے اور مومن خان کسی گلی محلے میں پنساری کی دکان چلاتا ہے۔

تشریح 2:

علم و فن کا فائدہ تب ہے جب انسان کی فطرت میں تبدیلی آئے اس کے عقل و شعور میں اضافہ ہو اور وہ زمانے میں اچھی اور مثبت تبدیلی کا باعث بنے، بغیر ادب و احترام کے ڈگریاں محض کاغذ کا ٹکڑا ثابت ہوتی ہیں۔ یوں تو کسی بھی اونٹ پر اس کا مالک اس کا نام لاری لکھ سکتا ہے لیکن لاری لکھنے سے اونٹ بس نہیں بن جائے گا۔ طوطے کو جتنا مرضی انسانوں کی طرح بولنا سکھایا جائے رہتا وہ جانور ہی ہے، بقول شاعر

لاکھ طوطے کو پڑھایا حیوان ہی رہا

اسی طرح جب تک انسان کی فطرت نہیں بدلتی اس کے علم و ادب کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی // پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ // ناچیز ہوں میں غریب قطرہ

یہ شعر درسی کتاب کی نظم "بارش کا پہلا قطرہ" سے لیا گیا ہے۔ اس شعر میں شاعر بارش برسنے کے آغاز کا منظر بیان کر رہا ہے۔ بارش برسنے سے پہلے کالی گھٹا چھا گئی ہے لیکن ابھی تک بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ بارش برسنے کے لیے پہلے قطرے کے لیے ہمت کرنا ضروری ہے۔ اس قطرے کو دیکھ کر دوسرے قطرے بھی زمین پر کودنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جب بھی دنیا میں کوئی انقلاب آیا تو پہلے ایک شخص ہی ہمت دکھاتا ہے اور پھر اس کی تقلید کرتے ہوئے ساری قوم ہی اکٹھا چلنا شروع کر دیتی ہے۔

بقول شاعر

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

شعر نمبر 2

اس شعر میں شاعر لکھتا ہے کہ کالی گھٹا چھانے کے بعد ہر قطرے کے دل میں یہ خطرہ ہے کہ میں ایک حقیر چیز ہوں اور میرے زمین پر گرنے سے کیا ہو گا۔ لیکن جب ان میں سے ایک قطرہ ہمت پکڑتا ہے تو دیکھا دیکھی سارے قطرے زمین پر گر کر ایک مسلسل بارش کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ شاعر دراصل اپنی قوم کو اتحاد کا سبق دے کر یہ کہہ رہا ہے کہ قوم کی اجتماعی ترقی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم سب قوم کے اتحاد کے لیے انفرادی طور پر جدوجہد کریں اور اتفاق و اتحاد کر کے ایک بہترین قوم بنیں۔

قوم وملت کی نہ رسوائی کا سامان بنو — ساری دنیا کے لیے، پیار کی پہچان بنو
اپنے آبا کی طرح صاحبِ ایمان بنو — جس پہ اللہ کرے ناز، وہ انسان بنو
ایک ہی باغ کے پھولوں کی طرح، کھل کے رہو — ایک تسبیح کے دانوں کی طرح مل کے رہو
تم جو آپس میں لڑو گے تو بکھر جاؤ گے — ملک ہی جب نہ رہے گا تو کدھر جاؤ گے
کتنی قربانیاں دے کے، یہ وطن پایا ہے — پھول اجڑے ہیں ہزاروں، تو چمن پایا ہے
ایک ہو جاؤ، تو فولاد کی طاقت ہو تم — ساری دنیا کے لیے، شمعِ ہدایت ہو تم

سوال i. ان اشعار میں شاعر نے کس کی قربانیوں کا ذکر کیا ہے؟
ii. ان اشعار میں شاعر کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟
iii. آخری شعر کے اہم نکات بیان کریں۔

i. ان اشعار میں شاعر نے بزرگوں کی قربانیوں کا ذکر کیا ہے۔
ii. ان اشعار میں شاعر اتفاق و اتحاد کا پیغام دے رہا ہے۔
iii. اگر ساری دنیا کے مسلمان متحد ہو جائیں تو فولاد کی طرح مضبوط اور شمع ہدایت بن جائیں گے۔

سوال i. ان اشعار میں شاعر نے کیسا انسان بننے کی تلقین کی ہے؟
ii. پہلے شعر کی نثری ترتیب بیان کریں۔
iii. ان اشعار کا مرکزی خیال کیا ہے؟

i. جس انسان پر اللہ ناز کرے شاعر نے اس طرح کا انسان بننے کا کہا ہے۔
ii. قوم وملت کے لیے رسوائی کا سامان نہ بنو اور ساری دنیا کے لیے پیار کی پہچان بنو۔
iii. ان اشعار میں ہم سب کو مل جل کر اتفاق و اتحاد سے رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اپنے ملک کی حفاظت

LAST HOPE STUDY

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ
ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ
سیاحت میں مشہورِ دُنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں اُن کی پھیلی عمارت
ہر ایک قوم نے اُن سے سیکھی تجارت

س1: شاعر نے نظم میں کس کس شعبے کا ذکر کیا ہے؟

س2: "فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ" سے شاعر کی مراد ہے۔

س3: شاعر نے ان اشعار میں کس بات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے؟

س1: شاعر نے اس نظم میں کھیتی باڑی، سیاحت، فنِ تعمیر اور تجارت کے شعبوں کا ذکر کیا ہے۔

س2: اس سے مراد ہے کہ وہ کھیتی باڑی میں بھی سب سے آگے نکل گئے۔

س3: شاعر نے ان اشعار میں علم اور فن کی مہارت کی اہمیت اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

LAST HOPE STUDY

س1: آپ نے جو اشعار سنے ہیں اس میں کس قوم کا ذکر ہے؟

س2: پہلے شعر کا مفہوم بیان کریں۔

س3: ان اشعار کا مرکزی خیال کیا ہے؟

س1: اس نظم میں مسلمان قوم کا ذکر ہے۔

س2: پہلے شعر کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں نے علم کی مدد سے ہر فن پر دسترس حاصل کی اور ہر کام میں اپنی کامیابی کالوہا منوایا۔ ۲

س3: ان اشعار کا مرکزی خیال یہ ہے کہ مسلمانوں نے علم کی وجہ سے پوری دنیا پر راج کیا۔

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب // تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب

نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب // کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم // خبردار! ہرگز نہ گھبراؤ تم

نہ ٹھٹکو، نہ جھجکو، نہ پچھتاؤ تم // ذرا صبر کو کام فرماؤ تم

کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

گروپ (الف)

i. آپ نے جو اشعار سنے ہیں ان میں کس چیز کا درس دیا گیا ہے؟

ii. دوسرے بند کا پیغام اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

iii. ان اشعار کا مرکزی خیال کیا ہے؟

گروپ (الف)

سوال 1: ان اشعار میں مسلسل کوشش کرتے رہنے کا درس دیا گیا ہے۔

سوال 2: اگر تم نے کتاب پڑھنے کی بجائے الماری میں رکھ دی تو امتحان میں کیا جواب دو گے۔ کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ پڑھ لیا جائے۔ اس لیے ہمیں مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

سوال 3: ان اشعار کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اور وقتی ناکامیوں سے گھبرا کر کام چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔

LAST HOPE STUDY

گروپ (ب)

i. اشعار کے مطابق اگر سبق مشکل ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

ii. جو بچے اپنی کتابیں الماری میں رکھ دیتے ہیں ان کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

iii. آخری بند کے اہم نکات بیان کریں۔

گروپ (ب)

سوال 1: اگر سبق مشکل ہو تو اسے بار بار پڑھنا چاہیے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

سوال 2: جو بچے پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

سوال: اگر ہم وقتی طور پر ناکام ہو جائیں تو ہمیں ہرگز گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ جھجک اور شرم چھوڑ کر ایک بار پھر کوشش کرنی چاہیے۔ کامیابی تک کوشش جاری رکھنی چاہیے۔

یہ مانا کہ مشکل بہت ہے سبق // بڑا ہے مگر اضطراب اور قلق
دوبارہ پڑھو، پھر پڑھو ہر ورق // پڑھے جاؤ جب تک ہے باقی رمق
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب // تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب // کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

جو بازی میں سبقت نہ لے جاؤ تم // خبردار! ہرگز نہ گھبراؤ تم
نہ ٹھٹکو، نہ جھجکو، نہ پچھتاؤ تم // ذرا صبر کو کام فرماؤ تم
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو!

گروپ (الف)

i. آپ نے جو اشعار سنے ہیں ان میں کس چیز کا درس دیا گیا ہے؟
ii. دوسرے بند کا پیغام اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
iii. ان اشعار کا مرکزی خیال کیا ہے؟

گروپ (الف)

سوال 1: ان اشعار میں مسلسل کوشش کرتے رہنے کا درس دیا گیا ہے۔
سوال 2: اگر تم نے کتاب پڑھنے کی بجائے الماری میں رکھ دی تو امتحان میں کیا جواب دو گے۔ کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ پڑھ لیا جائے۔ اس لیے ہمیں مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیے
سوال 3: ان اشعار کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اور وقتی ناکامیوں سے گھبرا کر کام چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔

گروپ (ب)

i. اشعار کے مطابق اگر سبق مشکل ہو تو کیا کرنا چاہیے؟
ii. جو بچے اپنی کتابیں الماری میں رکھ دیتے ہیں ان کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
iii. آخری بند کے اہم نکات بیان کریں۔

گروپ (ب)

سوال 1: اگر سبق مشکل ہو تو اسے بار بار پڑھنا چاہیے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
سوال 2: جو بچے پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔
سوال: اگر ہم وقتی طور پر ناکام ہو جائیں تو ہمیں ہرگز گھبرانا نہیں چاہیے۔ بلکہ جھجک اور شرم چھوڑ کر ایک بار پھر کوشش کرنی چاہیے۔ کامیابی تک کوشش جاری رکھنی چاہیے۔